فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم :

ہر مسلمان کی عزت وآبرو جان ومال دوسرے (مسلمان) پر حرام ہے۔

(جامع الترمذی ، رقم : ۱۹۳٤)

وظائف

چوری، ڈکیتی، قبضہ، گمشدگی، اغواء برائے تاوان، بھتہ خوری، پرچی مافیا سے

راہِ نجات

بفیضانِ نظر

حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

(بانی سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)

مؤلف

مفتی محمد راشد القادری

(اسلامک ریسرچ اسکالر، سیلانی ویلفیئر انٹرنیشنل ٹرسٹ)

(لیکچرار: اسلامک اسٹڈیز، سرسید یونیورسٹی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی)

تقریظ مع اجازت نامہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل یہ رسالہ بنام ''راہِ نجات'' منظر عام پر آرہا ہے۔

صاحبِ کتاب (مفتی محمد راشد القادری) نے چوری، ڈکیتی، قبضہ، اغواء برائے تاوان، بھتہ خوری، پرچی مافیا سے راہِ نجات کو حکایات وواقعات کا جامہ پہنا کر بڑے اَحسن انداز میں بیان کیا ہے جو قارئین سے مخفی نہیں۔

اور ساتھ ہی ان چیزوں سے نجات کے لیے دعاؤں و وظائف کا حسین گلدستہ بھی پیش کیا ہے جو کہ قابلِ صد تحسین اور دکھی دلوں کی تسکین کے لئے کافی ہے۔

اس رسالے میں موجود تمام وظائف کی اجازت ہے، ساتھ ہی صدقہ وخیرات بھی کریں۔ حدیث شریف میں ہے کہ صدقہ برائی کے ستّر (۷۰) دروازے بند کردیتا ہے۔ اور ہر دکھ، تکلیف، رنج والم سے لے کر بڑی بڑی آفات وبلیّات کے لیے کافی بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اس کے مؤلف مفتی محمد راشد القادری کے علم، عمل، عمر میں مزید برکتیں اور ترقیاں عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام، صدّیقین، شہداء وصالحین رضی اللہ عنہم اجمعین کے صدقے وطفیل تمام امّت کی تمام نیک حاجتوں کو پورا فرمائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

العارض:

محمد لعثبین فاروقی قادری

انتساب

ہم اس کتاب کو سرورِ دو جہاں شاہِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس کا ثواب بالخصوص سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امّت کے لئے ایصال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے امّتِ مسلمہ کو استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں اس کتاب کا کوئی حصہ الیکٹرانی، میکانی، فوٹو کاپی، ریکارڈنگ یا اور کسی طریقے یا شکل میں پبلشرز کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ تو نقل اور نہ کسی طریقے سے محفوظ یا منتقل کیا جا سکتا ہے۔

کتاب ---------- راہِ نجات

بفیضانِ نظر -------- حضرت مولانا محمد بشیر فاروق قادری

مؤلف --------- مفتی محمد راشد القادری سلمہٗ الباری

کتاب ڈیزائنگ ------ سید سمیر حسین

ٹائیٹل ڈیزائنگ ------ محمد فیصل عطاری

ناشر -------- آزاد پبلشرز 56 اُردو بازار کراچی

website : www.azadpublishers.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	﴿الباب الاوّل﴾	05
01	راہِ نجات کے راہنما اُصول	05
02	ابتدائیہ	06
03	راہنما اُصول:	06
04	ایک آیت ہر ضرورت وحاجت کیلئے کافی ہے:	07
05	مشرکین کی قید سے رہائی:	07
06	نبیٔ کریم ﷺ کی تلقین ونصیحت کے ساتھ وظیفہ عطا کرنا:	08
07	وظیفے کی شرائط	08
08	یادرکھیں!	08
09	دعاء والتجاء کی برکت	09
10	گمشدہ تھیلے کا ملنا:	09
11	دُرود ودعاء کے صدقے سے گمشدہ سامان کا ملنا:	10
12	دعاء مؤمن کا ہتھیار ہے:	10
13	پریشانی میں عقل مندی سے کام لیں:	10
14	اللہ والوں کی دعاؤں کی برکت	11
15	گمشدہ بیٹے کا ملنا:	11
16	وضاحت:	12
17	دعا کروانے کے اُصول:	12
18	مؤمن کی شان:	13
19	مؤمن ایسے ہوتے ہیں:	14
20	اسلام ہمدردی وخیر خواہی کا مذہب ہے:	15
21	گمشدہ جانور کو پانی پلانا ثواب ہے:	15
22	دوسروں کی چیزوں سے ہمدردی کا تصوّر:	16
23	ایک بالشت زمین پر ناجائز قبضہ کا وبال:	16
24	شریعت میں بغیر اجازت کے چیز استعمال کرنے کی اجازت نہیں:	17
25	تین پیسوں پر ناجائز قبضہ کا وبال:	17
26	گمشدہ بچے کی ماں سے تعزیت کا ثواب:	17
	﴿الباب الثانی﴾	
27	گمشدہ اشیاء ملنے اور ہر آفات وبلیّات سے حفاظت ونجات کے لئے وظائف	19
28	گمشدہ چیز ملنے کے وظائف:	20
29	گمشدہ بچہ ملنے کا مجرّب وظیفہ:	21
30	دُرودِ تُنَجِّینَا	23
31	ہر طرح کے خوف وخطرہ کے وقت یہ دعا پڑھیں:	24
32	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی دعا کی فضیلت	24
33	دعائے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ:	25
34	ہر آفت ومصیبت سے امان:	26
35	دشمن سے محفوظ وپوشیدہ ہونے کا مجرّب طریقہ	27
36	مذکورہ تین آیتوں کی فضیلت:	27
37	امام قرطبی کا واقعہ:	28
38	ہر رنج وغم اور تکلیف وپریشانی سے نجات کی دعا:	29
39	مأخذ ومراجع (Bibliography)	30

﴿الباب الاوّل﴾

رَاہِ نَجات

کے

راہنما اُصول

ابتدائیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَا لسَّلَامُ عَلٰی رَحۡمَۃٍ لِّلۡعٰلَمِیۡنِ

اَمَّا بَعۡدُ !

﴿لَئِنۡ شَکَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّکُمۡ﴾

اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور دوں گا (۱)

راہنما اُصول:

چند راہنما اُصول آپ کے سامنے بیان کیے جا رہے ہیں، ان شاء اللہ عزوجل ان کی برکت سے آپ چوری، ڈکیتی، قبضہ، اغواء برائے تاوان، بھتہ خوری، پرچی مافیا سے بآسانی نجات پاسکتے ہیں یہ اُصول آپ کی زندگی کے لیے راہِ نجات کا کام دیں گے۔

(۱) اللہ سے ڈرتے رہیں۔

(۲) ہر مصیبت پر صبر کریں۔

(۳) ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں۔

(۴) نماز پنجگانہ کی پابندی کریں۔

(۵) دعاؤں و وظائف کو معمول بنائیں۔

(۶) کثرت سے دُرود وسلام پڑھتے رہیں۔

(۷) ﴿لَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ﴾ کی کثرت کریں۔

---

(۱) القرآن المجید، سورۂ ابراھیم، سورۃ نمبر: ۱۴، پارہ: ۱۳، آیت ۷

ایک آیت ہر ضرورت وحاجت کیلئے کافی ہے:

مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۶۷ھ) لکھتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے علم میں ایک ایسی آیت ہے جسے لوگ (دل و دماغ میں) محفوظ کرلیں تو ان کی ہر ضرورت وحاجت کیلئے کافی ہو جائے۔

مشرکین کی قید سے رہائی:

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے فرزند کو مشرکین نے قید کرلیا تو حضرت عوف رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ میرا بیٹا مشرکین نے قید کرلیا ہے اور اسی کے ساتھ اپنی محتاجی و ناداری کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ڈر رکھو اور صبر کرو اور کثرت سے پڑھتے رہو:

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے گھر آکر اپنی زوجہ کو بتایا اور دونوں نے پڑھنا شروع کیا وہ پڑھ ہی رہے تھے کہ بیٹے نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

بیٹے نے واقعہ بیان کیا کہ دشمن غافل ہو گیا تھا اس نے موقع پایا قید سے نکل بھاگا اور چلتے ہوئے چار ہزار بکریاں بھی دشمن کی ساتھ لے آیا، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ یہ بکریاں انکے لئے حلال ہیں؟ حضور نے اجازت دی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ (۱)

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ

---

(۱) تفسیر القران خزائن العرفان ، سورۃ الطاق ، تحۃ الآیۃ : ۲ تا ۳

عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِہٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا

اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بے شک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے بیشک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔ (۱)

نبیٔ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تلقین و نصیحت کے ساتھ وظیفہ عطا کرنا:

مذکورہ تفسیری واقعہ سے معلوم ہوا کہ حاجت پوری کرنے اور رنج و الم کو دور کرنے کے لیے وظیفہ عطا کرنا اور ساتھ ہی تلقین و نصیحت کرنا سنّتِ رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم ہے۔

جیسا کہ نبیٔ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت عوف رضی اللہ عنہ کو دو چیزوں (خوفِ الٰہی و صبر) کی تلقین و نصیحت فرمائی۔

اور ساتھ ہی ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ﴾ کا وظیفہ بھی عطا فرمایا۔

وظیفے کی شرائط

یاد رکھیں!

خوفِ الٰہی کا تصوّر ﴿فِعْلُ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْكُ الْمُنْكَرَاتِ﴾ یعنی نیکیوں کو اپناتے ہوئے اور گناہوں کو ترک کئے بغیر ممکن نہیں۔

اور صبر کا تصوّر ﴿وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ﴾ یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کئے بغیر ممکن نہیں۔

بعض لوگ بغیر ﴿فِعْلُ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْكُ الْمُنْكَرَاتِ﴾ کے اور بغیر نماز و تقویٰ کے وظائف پڑھتے ہیں یہ خوفِ الٰہی کے منافی ہے۔

---

(۱) القرآن المجید، سورۃ الطلاق ، سورۃ نمبر : ٦٥ ، پارہ :٢٨ ، آیت : ٣،٢

بارہا دیکھا گیا ہے کہ چند روز وظیفہ پڑھنے کے بعد لوگ بے صبری کا مظاہرہ کرتے اور یہ کہتے پھرتے ہیں کہ کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ یہ صبر کے خلاف ہے۔

لٰہذا وظیفہ دینے والے اور وظیفہ پڑھنے والے کو چاہیے کہ مذکورہ شرائط کے ساتھ وظائف کو معمول بنائیں ان شاءاللہ کامیابیاں بڑھ کر قدم چومے گی۔

دعاء والتجاء کی برکت

گمشدہ تھیلے کا ملنا:

حضرتِ سیِّدِنا احمد بن ابو حَوَارِی علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مَیں موسمِ سرما میں حضرتِ سیِّدِنا ابوسلیمان دَارَانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ سفرِ حج پر تھا۔ سردی سے جسم اَکڑا جا رہا تھا بہت موٹا لباس پہننے کے باوجود سردی کی شدت سے جسم کپکپا رہا تھا۔ جب کھانے کے لئے ایک جگہ قیام کیا تو معلوم ہوا کہ سامان کا تھیلا راستے میں کہیں گر گیا ہے۔ میں نے حضرتِ سیِّدِنا ابوسلیمان دَارَانی رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا تو انہوں نے بارگاہِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ میں اس طرح التجا کی:

اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اے گمشدہ چیزوں کو لوٹانے والے! اے گمراہیوں سے بچا کر ہدایت دینے والے! ہمارا گمشدہ سامان ہمیں لوٹا دے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ابھی اپنی مناجات ختم بھی نہ کر پائے تھے کہ یکا یک کسی منادی کی ندا سنائی دی: کیا کسی کا تھیلا گم ہوا ہے؟ میں نے سنا تو اپنا تھیلا لے لیا۔ (۱)

---

(۱) عیون الحکایات، مترجم، حکایت: ۳۹٦، ج ۲ ص ۲٦۲/ ۲٦۳

دُرود و دعاء کے صدقے گمشدہ سامان کا ملنا:

مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ دُرود شریف ہر حاجت کے لیے بہترین وظیفہ ہے۔

جیسا کہ

امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۰۲ھ) نقل کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے روزانہ مجھ پر سو (100) مرتبہ درود بھیجا اللہ عزوجل اس کی سو حاجات پوری فرماتا ہے۔ ان میں ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی حاجات ہیں۔ (۱)

دعاء مؤمن کا ہتھیار ہے:

حضرتِ سیِّدُنا ابوسلیمان دَارَانی رحمۃ اللہ علیہ کا بارگاہِ خداوندی میں دعا و التجاء کرنا درحقیقت اسی بات کی طرف اشارہ کرنا ہے:

ابویعلیٰ احمد بن علی بن المثنی الموصلی التمیمی (متوفی ۳۰۷ھ) لکھتے ہیں:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلدُّعَآءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ

دعاء مؤمن کا ہتھیار ہے (۲)

پریشانی میں عقل مندی سے کام لیں:

لٰہذا کسی بھی پریشانی، آفت و مصیبت کے موقع پر دعا کا سہارا لینا عقل مندی کی علامت

---

(۱) اَلقَولُ البَدِیع فی الصَّلاۃِ علَی الحَبِیبِ الشَّفِیع ' الباب الرابع، ص ۱۵۱

(۲) مسند ابو یعلی، مسند ابن ابی طالب، رقم: ۴۳۹، ج ۱، ص ۳۴۴

ہے جیسا کہ انبیائے کرام علیہم السلام اور ہمارے اسلاف و بزرگانِ دین کا طریقہ رہا ہے۔

قرآن کریم و فرقانِ حمید انبیائے کرام علیہم السلام کی دعاؤں سے مزیّن ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا سے لے کر نبیٔ کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء تک ہر نبی علیہ السلام کی دعا مذکور ہے۔

لہٰذا ایسے موقع پر صبر و تحمّل سے کام لیتے ہوئے درود و دعاؤں کا سہارا لیں اور ہو سکے تو کسی اللہ والے سے دعا کروائیں۔

اللہ والوں کی دعاؤں کی برکت

گمشدہ بیٹے کا ملنا:

حضرتِ سیِّدِنا ابو سلیمان رُومی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے خلیل صیّاد رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ایک مرتبہ میرا بیٹا شہر سے باہر کھیتوں کی طرف گیا اور گم ہو گیا، خوب ڈھونڈا لیکن کہیں نہ ملا، بیٹے کی جدائی پر اس کی والدہ غم سے نڈھال ہو گئی۔ میں حضرت سیِّدِنا مَعْرُوف کَرْخی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے ابو محفوظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ! میرا بیٹا لاپتہ ہو گیا ہے۔ اس کی والدہ بیٹے کی جدائی میں غم سے ہلکان ہوئی جارہی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: حضور! دعا فرمائیں کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمارے بیٹے کو ہم سے ملوادے۔ یہ سن کر ولیٔ کامل، مقبولِ بارگاہِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ، حضرت سیِّدِنا مَعْرُوف کَرْخی رحمۃ اللہ علیہ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور اس طرح التجا کی:

اے میرے پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! بے شک تمام آسمان تیرے ہیں، زمین تیری ہے اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے سب کا مالک و خالق تو ہی ہے۔ میرے مالک! ان کا بچہ انہیں

لوٹا دے۔

حضرت سیِّدِ نا خلیل صیّاد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: پھر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اجازت سے شہر کے دروازے پر آیا تو اپنے بیٹے کو وہاں موجود پایا اس کا سانس پھول رہا تھا۔ میں نے جب اپنے بیٹے کو دیکھا تو فرطِ محبت سے پکارا: اے محمد! اے میرے بیٹے: میری آواز سن کر وہ میری طرف لپکا۔ میں نے اسے سینے سے لگا کر پوچھا: میرے لختِ جگر تم کہاں تھے؟

کہا: ابا جان میں گندم کے کھیتوں میں مارا مارا پھر رہا تھا کہ اچانک یہاں پہنچ گیا۔ میں اپنے بچے کو لے کر خوشی خوشی گھر کی طرف چل دیا۔ یہ سب حضرت سیِّدِ نا مَعْرُوف کَرْخی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت تھی کہ مجھے میرا بیٹا مل گیا۔ (۱)

وضاحت:

معلوم ہوا اللہ والوں کی دعاؤں کا اَثر جلد ظاہر ہو جاتا ہے لہٰذا کسی بھی نیک و صالح آدمی سے دعا کروالینا ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے۔

نیک و صالح آدمی سے مراد فقط ولئ اللہ نہیں، بلکہ ہر وہ مؤمن جو متقی و پرہیز گار ہو اور صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو ان کی دعائیں بھی اثر رکھتی ہیں۔

دعا کروانے کے اُصول:

مولانا نقی علی بن رضا علی خان (متوفی ۱۲۹۷ھ) لکھتے ہیں:

منقول ہے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خطاب ہوا۔ اے موسیٰ! مجھ سے اس منہ کے ساتھ دعا مانگ جس سے تو نے گناہ نہ کیا۔ عرض کی: الٰہی! وہ منہ کہاں سے لاؤں۔ (یہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تواضع ہے، ورنہ وہ یقیناً ہر گناہ سے معصوم ہیں) فرمایا اوروں سے دعا کرا

---

(۱) عیون الحکایات، مترجم، حکایت: ۳۰۱، ج ۲ ص ۱۳۰

کہ ان کے منہ سے تو نے گناہ نہ کیا۔

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے بچوں سے اپنے لیے دعا کراتے تھے کہ دعا کرو عمر بخشا جائے۔

اور روزہ دار و حاجی و مریض و آزمائش میں مبتلاء شخص سے دعا کرانا بھی قبولیت کے قریب ہے۔اور مبتلا وہ جو کسی دنیوی بلا میں گرفتار ہو۔ یہ مریض سے عام ہے۔ (۱)

مؤمن کی شان:

حضرت سیدنا محمد بن سہل بن عسکر بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: میں نے مکہ مکرمہ (زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً) میں ایک جگہ دیکھا کہ ایک مغربی شخص خچر پر سوار ہے اور اس کے آگے آگے ایک شخص یہ ندا کر رہا ہے: ہماری ایک تھیلی گم ہوگئی ہے اگر کوئی شخص وہ تھیلی ہم تک پہنچا دے تو اسے بطورِ انعام ایک ہزار دینار دیئے جائیں گے۔ منادی مسلسل یہ اعلان کرتا جا رہا تھا۔

اچانک بوسیدہ لباس پہنے ہوئے ایک معذور شخص آیا، جو بظاہر بہت غریب و مفلس معلوم ہو رہا تھا۔اس نے مغربی شخص سے کہا: تمہاری گمشدہ تھیلی کی کیا علامت ہے؟ اس کی کوئی نشانی بتاؤ؟ چنانچہ مغربی شخص نے اس تھیلی کی نشانیاں بتانا شروع کیں اور پھر کہنے لگا: اس میں لوگوں کی امانتیں رکھی ہوئی ہیں اور امانت رکھنے والوں کے نام بھی اس تھیلی میں موجود ہیں کہ فلاں کی اتنی رقم امانت ہے اور فلاں کی اتنی۔ اس معذور شخص نے کہا: تم میں سے پڑھنا کون جانتا ہے؟ حضرت سیدنا ابن عسکر بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے فرمایا: میں پڑھنا جانتا ہوں۔تو اس معذور شخص نے کہا: تم سب میرے ساتھ آؤ۔ چنانچہ ہم اس کے ساتھ چل

---

(۱) احسن الوعاء لاداب الدعاء مع و ذیل المدعاء لاحسن الوعاء، ادب : ٦٠

دیئے، وہ ہمیں راستے سے ایک طرف ایک وادی میں لے گیا پھر اس نے ایک جگہ سے تھیلی نکالی اور مجھے پکڑا دی پھر اس مغربی شخص سے کہا: بتاؤ! اس تھیلی میں کس کس کی کتنی کتنی رقم امانت ہے؟ مغربی شخص نے بتایا: پانچ سو درہم فلاں بن فلاں کے ہیں، سو درہم فلاں کے ہیں۔ اسی طرح اس نے سب کے نام گنوا دیئے، میں ساتھ ساتھ سب کے نام پڑھتا جا رہا تھا جس طرح مغربی شخص نے بتایا تھا واقعی اسی طرح اتنی ہی مقدار میں رقم تھیلی میں موجود تھی۔

پھر اس معذور شخص نے کہا: یہ تھیلی اس مغربی شخص کو دے دو۔ چنانچہ میں نے وہ تھیلی اس شخص کو دے دی، اس نے اپنی طرف سے ایک ہزار دینار اس معذور شخص کو دیتے ہوئے کہا: یہ تمہارا انعام ہے جس کا میں نے وعدہ کیا تھا کہ جو شخص ہماری تھیلی ڈھونڈ کر دے گا اسے ایک ہزار دینار بطورِ انعام دیئے جائیں گے لہٰذا تم اس انعام کے مستحق ہو، لو! یہ ایک ہزار دینار رکھ لو۔ اس معذور شخص نے کہا: میرے نزدیک تمہاری اس تھیلی کی قیمت دو مینگنیوں (بکری کی غلاظت) جتنی بھی نہیں پھر میں تم سے ایک ہزار دینار کیسے لے لوں؟ جاؤ! مجھے تمہاری رقم کی کوئی ضرورت نہیں۔ اتنا کہنے کے بعد وہ معذور شخص وہاں سے اٹھا اور ایک جانب چل دیا۔ (۱)

مؤمن ایسے ہوتے ہیں:

سبحان اللہ عزوجل! مؤمن ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کی کوئی چیز چھین لینا، چھپا لینا، اٹھا لینا یا چُرا لینا تو دور کی بات وہ تو انعام میں ملنے والی رقم کو بھی ٹھکرا دیتے ہیں اور اگر انہیں کسی کی چیز کی خبر ہو تو اُسے بتا دیتے ہیں، کسی کی چیز مل جائے تو اُسے امانت سمجھ کر مالک تک پہنچا دیتے ہیں وہ اس فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت سے آشنا ہوتے ہیں:

(۱) عیون الحکایات، مترجم، حکایت: ۱۹۱، ج ا ص ۳۹۰

ہر مسلمان کی عزت، مال اور جان دوسرے (مسلمان) پر حرام ہے۔ (۱)

یہی سچے مؤمن کی علامت ہے ان کے دلوں میں دنیاوی مال ومتاع کی کوئی وقعت نہیں ہوتی، ان کی نظروں میں بڑی سے بڑی رقم بھی حقیر ہوتی ہے، انہیں مال ودولت کی حرص نہیں ہوتی بلکہ ان کا مقصد تو رضائے الٰہی عزّ وجلّ کا حصول ہوتا ہے، وہ آخرت کے طالب ہوتے ہیں اور اس کی طلب میں دن رات تگ ودو کرتے ہیں۔ انہیں نہ تو دنیا سے سروکار ہوتا ہے اور نہ ہی دنیاداروں سے۔ وہ تو بس اپنے خالق حقیقی عزّ وجلّ کی خوشنودی چاہتے ہیں اور ہر کام اسی کی رضا کے لئے کرتے ہیں، اللہ عزّ وجلّ ہمیں بھی ان بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم)

اسلام ہمدردی وخیرخواہی کا مذہب ہے:

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ

دین ہر مسلمان کی خیرخواہی کا نام ہے (۲)

اسلام ان افعالِ قبیحہ یعنی چوری، ڈکیتی، قبضہ، اغواء برائے تاوان، بھتہ خوری، پرچی مافیا کی سخت مذمت کرتا ہے۔ اور ان پر حد وتعزیر کے قوانین بیان کرتا ہے، اسلام گری پڑی چیز اٹھانے کی اجازت نہیں دیتا تو پھر کسی کی چیز چھین لینا یا غصب کر لینا کب گوارا کرسکتا ہے۔ حتّٰی کہ کسی کی چیز غلطی سے کسی کے پاس آجائے تو اس کی دیکھ بھال کرنے کا بھی حکم ارشاد فرمایا ہے۔

گمشدہ جانور کو پانی پلانا ثواب ہے:

ابوحاتم محمد بن حبان التمیمی الدارمی البستی (متوفی ۳۵۴ھ) نقل کرتے ہیں:

---

(۱) جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، الحدیث: ۱۹۳٤، ج ۳، ص ۳۷۲

(۲) شرح البخاری لابن بطال، کتاب البیوع، باب هل یبیع حاضر لباد بغیر أجر وهل یعینه أو ینصحه ج ٦، ص ۲۸٦

حضرت سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا سُراقہ رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! کوئی گمشدہ جانور میرے حوض پر آجائے تو اگر میں اسے پانی پلا دوں تو کیا اس میں میرے لئے ثواب ہے؟ فرمایا، اسے پانی پلا دیا کرو کیونکہ ہر جاندار میں ثواب ہے۔ (۱)

دوسروں کی چیزوں سے ہمدردی کا تصوّر:

ابو محمد عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (متوفی ۶۵۶ھ) نقل کرتے ہیں:

حضرت سیدنا عبداللہ بن عُمر و رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: جب میں اپنے اونٹوں کو پانی پلانے کیلئے اپنا حوض بھرتا ہوں تو دوسروں کے اونٹ بھی پانی پینے کے لئے آجاتے ہیں تو میں انہیں بھی پانی پلا دیتا ہوں، کیا اس میں میرے لئے ثواب ہے؟

فرمایا، ہر جان والی چیز میں ثواب ہے۔ (۱)

ایک بالشت زمین پر ناجائز قبضہ کا وبال:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص مسلمانوں کے حصّے میں سے ایک بالشت زمین پر قبضہ کرے وہ قیامت کے دن 7 زمینوں کے برابر بوجھ اٹھا کر لائے گا۔ (۲)

شریعت میں بغیر اجازت کے چیز استعمال کرنے کی اجازت نہیں:

ہمارے ہاں کسی کی چیزوں کو اٹھا لینا، چُرا لینا، چھپا لینا ﴿مَعَاذَ اللّٰه﴾ کوئی جرم نہیں

---

(۱) الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، رقم: ۵۴۳، ج ۱، ص ۳۷۷

(۱) الترغیب و الترهیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی اطعام الطعام وسقی الماء، رقم: ۲۹، ج ۲ ص ۴۰

(۲) المعجم الکبیر، الحدیث: ۳۱۷۲، ج ۳، ص ۲۱۵

سمجھا جاتا جبکہ شریعت میں کسی کی چیز بغیر اجازت کے استعمال کرنے کی اجازت بھی نہیں ہے۔ جیسا کہ

ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (متوفی ۶۵۶ھ) نقل کرتے ہیں:

حضرت سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کا عصا اس کی رضامندی کے بغیر لے لے۔ (۱)

تین پیسوں پر ناجائز قبضہ کا وَبال:

امام احمد رضا ابن نقی علی خاں القادری البریلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۴۰ھ) لکھتے ہیں:

تین پیسے کے عوض سات سو باجماعت نمازیں دینی ہوں گی، نیکیاں نہ ہونے کی صورت میں (قرض خواہ/مظلوم) کے گناہ اس کے سَر ڈال دیئے جائیں گے اور اِس ظالم کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (۲)

اس سے معلوم ہوا کہ مؤمن کا دنیا میں بظاہر نقصان بھی آخرت میں فائدے کا سبب بن جائے گا۔ لہٰذا رنجیدہ نہ ہوں بلکہ دعاؤں کا سہارا لیں اور آخر میں دیئے گئے وظائف کو معمول بھی بنائیں۔

گمشدہ بچے کی ماں سے تعزیت کا ثواب:

ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی السلمی (متوفی ۲۷۹ھ) نقل فرماتے ہیں:

---

(۱) الترغیب والترھیب، کتاب البیوع، الترھیب من غصب الارض، رقم الحدیث: ۲۹۰۷، ج ۲ ص ۴۱۱

(۲) العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة، ملخصاً، ج ۲۵، ص ۶۹

حضرت سیدنا ابو بردہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کسی ایسی عورت سے تعزیت کرے گا جس کا بچہ گم ہو گیا تو اللہ عزّ وجلّ جنت میں اسے ایک چادر پہنائے گا۔ (۱)

جب کسی پریشان و رنجیدہ شخص کو دیکھیں تو اس کی تعزیت کرنا بھی سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یہ عمل دل سے بغض، حسد و کینے کو ختم کرتا ہے۔

---

(۱) جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب آخر فی فضل التعزیة، رقم: ۱۰۷۸، ج ۲، ص ۳۳۹

﴾الباب الثانی﴿

گمشدہ اشیاء ملنے اور ہر آفات وبلیّات

سے

حفاظت ونجات کے لئے وظائف

گمشدہ چیز ملنے کے وظائف:

(۱) ﴿یَا رَقِیْبُ﴾ کوئی چیز گم ہوگئی ہو تو بکثرت پڑھے اِن شاءَاللہ عزَّ وَجلَّ مل جائے گی۔

(۲) ﴿یَا جَامِعُ﴾ کوئی چیز گم ہو جائے تو بکثرت پڑھا کرے اِن شاءَاللہ عزَّ وَجلَّ مل جائے گی۔

(۳) کوئی چیز اگر اِدھر اُدھر رہ گئی ہو تو ﴿اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ﴾ پڑھ کر تلاش کی جائے اِن شاءَاللہ عزَّ وَجلَّ مل جائے گی ورنہ غیب سے کوئی عمدہ چیز عطا ہوگی۔

(۴) ﴿سورۃُ الضُّحٰی﴾ سات بار پڑھے اِن شاءَاللہ عزَّ وَجلَّ گُمشدہ شخص یا چیز مل جائے گی۔ (۱)

(۵) اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ کہے:

یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ○ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ ضَالَّتِیْ

امام نووی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں اسکو میں نے آزمایا ہے گم شدہ چیز جلد مل جاتی ہے۔ (۲)

(۶) کسی بلند جگہ قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو جائے اور فاتحہ پڑھ کر اسکا ثواب حضور اقدس صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو نذر کرے پھر سیدی احمد بن علوان کو ہدیہ کرکے یہ کہیں:

یَا سَیِّدِیْ اَحْمَدُ یَا ابْنَ عَلْوَانَ رُدَّ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ وَاِلَّا نَزَعْتُكَ مِنْ دِیْوَانِ الْاَوْلِیَاءِ

---

(۱) پردے کے بارے میں سوال جواب ، گمشدہ چیز ملنے کے چار اوراد،

(۲) ردالمحتار ، کتاب اللقطة ، مطلب : سرق مکعبه ووجد مثله او دونه ، ج ٦ ، ٦٣٨